خاوند دیندار اور بیوی سے محبت کرتا ہے لیکن بیوی اس سے جاذبیت نہیں رکھتی

زوجها يحبها وصاحب دين ولكن هي لا تنجذب إليه

[أردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com



خاوند دیندار اور بیوی سے محبت کرتا ہے لیکن بیوی اس سے جاذبیت نہیں رکھتی

میری کچھ عرصہ قبل شادی ہوئی ہے، لیکن میں اس شادی پر خوش اور سعادتمند نہیں، اور میرے خاوند میں کوئی عیب نہیں ہے، یا پھر کوئی نفرت والی چیز بھی نہیں ہے، بلکہ وہ صوم و صلاۃ کا پابند ہے اور نمازیں مسجد میں ادا کرتا اور اخلاق جمیلہ کا مالك بھی ہے، اور اللہ کا تقوی کرنے کی کوشش کرتا ہے.

مشکل یہ ہے کہ میں اس سے محبت نہیں کرتی، حالانکہ میں ہمیشہ یہی چاہتی تھی کہ کسی دین کا التزام کرنے والے شخص سے شادی کروں، ہو سکتا ہے میں نے یہ رشتہ قبول کرنے میں جلد بازی سے کام لیا ہو کیونکہ میں شادی سے قبل اس شخص کو اچھی طرح نہیں جانتی تھی.

اور عقد نکاح کے عرصہ میں بھی بعض اوقات محسوس کرتی تھی کہ مجھے یہ رشتہ قبول نہیں کرنا چاہیے، مجھے خدشہ ہے کہ اندھیرے مستقبل میں اس سے علیحدہ نہ ہو جاؤں لیکن میں ابھی تك متردد ہوں.

صرف ایك چیز مجھے مطمئن کرتی ہے کہ میں نے شادی سے قبل استخارہ کیا تھا، مجھے معلوم نہیں ہو رہا کہ اب میں اس حالت میں کیوں ہوں، اور آیا کیا یہ حقیقتا امتحان تو نہیں ہے، یا کہ میں نے یہ غم خود اپنے آپ پیدا کیا ہے.

اور کیا میں اس شعور اور احساس کے ہوتے ہوئے یہ شادی مکمل بھی کر سکوں گی یا نہیں اور اس سے اپنی اولاد پیدا کر سکوں گی، اور وہ بڑے ہوں گے، اور کیا میری اس شخص کے ساتھ زندگی راضی و خوشی بسر ہوگی جس پر میں راضی ہی نہیں.

یا مجھے یہ سب کچھ بھول کر بغیر کسی شعور اور احساس کے اپنے اس خاوند کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہیے!

الحمد لله:

اول:
اللہ سبحانہ و تعالی کی انسان پر نعمتیں بہت زیادہ اور عظیم الشان ہیں، اور وہ ان نعمتوں کو شمار کرنے سے قاصر ہے تو پھر ان سب نعمتوں کا شکر کیسے ادا کر سکتا ہے ؟!
اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے عظیم نعمتوں کو بیان کر کے انسان کو ظالم اور جاہل کا وصف دیا ہے، اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو انہیں شمار نہیں کر سکتے، یقینا انسان ظالم اور ناشکرا ہے }ابراہیم (٣٤).

اس لیے سائلہ کو جان لینا چاہیے کہ آپ اللہ کی نعتوں میں لوٹ پوٹ ہو رہی ہیں، کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے تمہیں نیك و صالح خاوند عطا کیا، اور پھر ایسا گھر دیا جو تمہارے لیے ٹھکانہ اور سر چھپانے کی جگہ ہے.

حالانکہ بہت ساری عورتیں ایسی ہیں جو آہیں بھر رہی ہیں کہ نہ تو ان کے خاوند ہیں اور نہ ہی ان کے پاس سر چھپانے کے لیے گھر، اور جنہیں ملا بھی تو وہ کہتی ہیں کہ اس کا خاوند ظالم ہے، یا پھر فاجر و فاسق.

اور اس وقت بہت ساری عورتیں فقر و فاقہ اور جنگوں کی بنا پر در بدر کی ٹھوکریں کھا رہی ہیں، اور آپ کو سب نعمتیں حاصل ہیں، اس لیے آپ ان نعمتوں کی حفاظت کرنے کے لیے اللہ کا شکر ادا کریں، اور ان نعمتوں کا حق ادا کریں اور کفران نعمت اور ناشکری سے اجتناب کریں، وگرنہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ سے یہ نعمتیں چھین لے گا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشك تمہیں اور زیادہ دوں گا، اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقینا میرا عذاب بہت سخت ہے }ابراہیم (٧).

آپ اس کی حالت دیکھیں جس سے یہ نعمتیں چھن چکی ہیں یا پھر اس کے پاس کم ہیں تو پھر آپ کو ان نعتوں کی قدر کا علم ہوگا جو آپ پر اللہ نے کر رکھی ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت بھی یہی ہے تا کہ کوئی اللہ تعالی کی نعمتوں کی ناقدری نہ کرے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
" تم اسے دیکھو جو تم سے نیچے ہے، اسے مت دیکھو جو تم سے اونچا ہے، اس سے تم اللہ کی نعمت کی قدر زیادہ کرو گے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (٢٩٦٣).
دوم:

ہمیں تو آپ کے لیٹر میں آپ کی اس بات سے بہت تعجب ہوا ہے کہ:

" شادی میں سے قبل میں نے اپنے خاوند کو اچھی طرح نہیں پہچانا "!

کیا آپ یہ سمجھتی ہیں کہ شادی سے قبل مرد و عورت کے مابین جو تعلقات ہوتے ہیں وہ شرعی ہیں یا نہیں ؟
اور کیا آپ کا خیال ہے کہ اس طرح کے تعلقات سے آدمی کو پہچان لیتا ہے یا پھر عورت مرد کو پہچان لیتی ہے ؟

اس تعارف کے عرصہ میں اکثر طور پر جو کچھ ہوتا ہے وہ شرعی نہیں، بلکہ وہ تو شریعت کے مخالف ہوتا ہے؛ کیونکہ بات چیت اور نظر میں وسعت پیدا کی جاتی ہے، اور پھر بےپردگی والا اختلاط اور حرام خلوت کی جاتی ہے، اس کے علاوہ بہت ساری شرعی مخالفتیں ہوتی ہیں جو لوگوں میں معروف ہیں.
اس عرصہ میں مرد کی حقیقت ظاہر نہیں ہوتی، اور نہ ہی عورت کی حقیقت واضح ہوتی ہے کہ وہ کیسی ہے، بلکہ ہر ایك یہی کوشش کرتا ہے

کہ وہ دوسرے کے سامنے اچھا بن کر آئے، اور عالی و بلند اخلاق کا مظاہرہ کرے، لیکن اصل حقائق تو شادی کے بعد ہی واضح ہوتے ہیں.

مختلف ممالك میں سروے سے ثابت ہوا ہے کہ جس شادی سے پہلے آپس میں " حرام محبت " تعلق ہوتا ہے وہ اس شادی سے زیادہ ناکام ہوتی ہے جس سے قبل اس طرح کا تعلق نہیں پایا جاتا، اس کی تفصیل سوال نمبر (٨٤١٠٢) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

ہمارے لیے آپ کو یہی تنبیہ کرنا کافی ہے کہ: اس عرصہ میں آپ کوئی ضرورت نہیں کہ آپ اپنے خاوند کا تعارف حاصل کریں، آپ نے اپنے خاوند ایسے اوصاف اور اخلاق بیان کیے ہیں جو اس تعارف کے عرصہ سے مستغنی کر دیتے ہیں.

شادی سے قبل محبت دھوکہ پر مبنی جذبات پر مشتمل ہوتا ہے؛ کیونکہ اس عرصہ میں تو عورت کا خارجی مظہر ہی مرد کو اس کی محبوب بناتا ہے! لیکن شادی کے بعد تو میل جول اور معاشرت اس کا سبب بنتا ہے، اسی لیے شادی کے بعد اللہ سبحانہ و تعالی خاوند اور بیوی کے مابین محبت و مودت اور الفت پیدا کر دیتا ہے، شادی سے قبل نہیں.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:
{ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام و سکون پاؤ، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی یقینا غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں }الروم (٢١).

سوم:
آپ نے اپنے سوال میں یہ بھی کہا ہے کہ:

" میں ہمیشہ کسی دینی التزام کرنے والے شخص سے شادی کی رغبت رکھتی تھی "

ہم آپ سے کہتے ہیں: آپ کی یہ خواہش اور تمنا تو پوری ہو چکی ہے، اور آپ کی رغبت حاصل ہوچکی، چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کو ایسا خاوند دیا جس میں آپ نہ کوئی اخلاقی عیب نکال سکی ہیں اور نہ کوئی دینی عیب نکال سکیں ہیں.

اور پھر آپ نے شادی کرنے سے قبل استخارہ بھی کیا، اور یہ ان شاء اللہ اس توفیق کا سب سے بڑا سبب ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کے لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے جو مقدر میں رکھا اور تقسیم کی اس پر راضی ہو جائیں.
اور آپ علم رکھیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کے لیے خیر و بھلائی اختیار کی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر اور اچھی ہو، اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہو، اور اللہ ہی جانتا ہے، تم نہیں جانتے }البقرۃ (٢١٦).

مجہول مستقبل کے خوف میں ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں جب آپ اس نیك و صالح خاوند سے علیحدہ ہونے کا نہ سوچیں، آپ کو علم ہے کہ اس وقت معاشرہ طلاق شدہ عورت کو کس نظر سے دیکھتا ہے، چاہے وہ نیك و صالح عورت ہی کیوں نہ ہو، اور اپنی پہلی شادی میں اس کے ساتھ ظلم ہی ہوا ہو، یہ ایك غلط نظر ہے.

پھر یہ بتائیں کہ جب معاشرہ کو یہ علم ہو گا کہ آپ ایك نیك و صالح شخص سے علیحدہ ہوئی ہیں اور اس علیحدگی کا کوئی سبب بھی نہیں، اور نہ ہی خاوند میں کوئی عیب تھا!!

بلکہ ہم تو اس سے بھی زیادہ بڑھی چیز پر خوفزدہ ہیں.

کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل فرمان نہیں سنا:

" جس عورت نے بھی بغیر کسی سبب کے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (٢٢٢٦) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (٢٣٤٢٠) اور (٢٠٩٤٩) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .